فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربّك مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | یکم محرم ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ شب کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۹ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ تین چار روز بڑی حد تک اچھی رہی البتہ کسی وقت اختلاج قلب اور ڈپریشن ہو جاتا رہا ۔ پچھلی رات سے سردرد کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے آج صبح طبیعت ناساز ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین ۔

کراچی (بذریعہ تار) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کی ٹانگ کا زخم اندر سے خشک نہ ہونے کی وجہ سے تا حال بہت تکلیف میں ہیں ۔ کس کر پٹی باندھنے سے اب بھی ٹیس پڑتی ہے اور خاص طور پر رات کو بے چینی کی بہت تکلیف رہتی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

دستورِ اساسی کے قاعدہ نمبر ۲۰۱ کے تحت ہر مجلس انصار پر ایک سائق مقرر کیا جانا ضروری ہے ۔ جن مجالس نے اس قاعدہ کی روشنی میں سائق مقرر کر لئے ہوں وہ براہِ مہربانی فوری طور پر اطلاع دیں ۔ عند اللہ ماجور ہوں اور آئندہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں قیادتِ عمومی کے کالم میں اس کا اندراج فرمایا کریں ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام متوجہ ہوں

تحریکِ جدید کے وعدہ جات جلد پیش کریں

سالِ رواں تحریکِ جدید دفتر اوّل کا چھتیسواں ، دفتر دوم کا چھبیسواں اور دفتر سوم کا پانچواں سال ہے ۔ نئے سال کے پہلے چار مہینے گزر چکے ہیں ۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ لکھوا دیا ہے ؟ اگر نہیں تو جلد اپنا وعدہ لکھوائیے ۔ کم از کم چندہ دس روپے سالانہ ہے لیکن ہر بر روزگار خادم کو اپنی ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ اپنے وعدہ میں لکھوانا چاہیئے ۔ اور احسن صورت یہی ہے کہ وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کر دی جائے ۔

مہتمم تحریکِ جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم دس قسم کے نظامِ مفردات پر مشتمل ہے

یہ نظام وہ ہیں جو اپنے کمالِ تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم دس قسم کے نظامِ مفردات پر مشتمل ہے (۱) ایسے مفردات کا نظام جن میں بیان وجودِ باری تعالیٰ اور دلائل وجودِ باری تعالیٰ اور نیز خدا تعالیٰ کی ایسی صفات اور اسماء اور افعال اور سنن اور عادات کا بیان ہے کہ جو باہمی امتیازوں کے ساتھ اللہ جلّشانہٗ کی ذات سے مخصوص ہیں ۔ اور نیز وہ کلمات جو اس کی کامل مدح اور ثنا سے متعلق ہیں جو بیان جلالی اور جمال اور عظمت اور کبریائی کے بارے میں ہیں ۔ (۲) اُن مفردات کا نظام جو توحیدِ باری اور دلائل توحید باری پر مشتمل ہیں (۳) اُن مفردات کا نظام جن میں وہ صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیاتِ روحانیہ یا نفسانیہ بیان کی گئی ہیں جو باہمی امتیازوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی مرضی کے موافق یا خلافِ مرضی بندوں سے صادر ہوتی ہیں یا ظہور و بروز میں آتی ہیں (۴) ان مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق اور عقائد اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور علومِ حکمیہ اور حدود اور احکام اور اوامر و نواہی اور حقائق و معارف کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل ہدایتیں ہیں (۵) ان مفردات کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ نجاتِ حقیقی کیا شئے ہے اور اس کے حصول کے لئے حقیقی وسائل اور ذرائع کیا ہیں اور نجات یافتہ مومنوں اور مقربوں کے آثار اور علامات کیا ہیں ۔ (۶) اُن مفردات کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کیا شئے ہے اور کفر اور شرک کیا شئے ہے اور اسلام کی حقیقت پر دلائل اور نیز اعتراضات کی مدافعت ہے (۷) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقائد باطلہ کا رد کرتے ہیں ۔ (۸) ایسے مفردات کا نظام جو انذار اور تبشیر اور وعد اور وعید اور عالمِ معاد کے بیان کے رنگ میں یا معجزات کی صورت میں یا مثالوں کے طور پر یا ایسی پیشگوئیوں کی صورت میں جو موجب زیادتِ ایمان اور مصالح پر مشتمل ہوں یا ایسے قصوں کی طرز میں جو تنبیہ یا ڈرانے یا خوشخبری دینے کی غرض سے ہی مرتب کیا گیا ہے (۹) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائلِ کاملہ بھی ہیں (۱۰) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اس کے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہیں ۔

یہ دس نظام وہ ہیں جو اپنے کمالِ تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں جن کو دائرہ عشرہ سے موسوم کر سکتے ہیں ۔"

(منن الرحمٰن صفحہ ۲۵ ، ۲۶ حاشیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ امان ۱۳۴۹ ہش

اس وقت دُعا کی بہت ضرورت ہے

آج ہمارا غریب ملک جس دَور میں سے گزر رہا ہے اس کو روائتی پل صراط کہا جائے تو بجا ہے، جب سے سیاسی جدوجہد کی آزادی ہوئی ہے فضا میں طرح طرح کے نعرے بلند ہو رہے ہیں جو ایک دوسرے کے صرف متضاد ہی نہیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ عملاً ایک دوسرے سے برسرِ جنگ ہیں۔ سب سے عجیب بات جو ہے وہ یہ ہے جو ایک ہفت روزہ میں بیان کی گئی ہے۔ ہفت روزہ لکھتا ہے :-

"گزشتہ ہفتوں کی سیاسی سرگرمیوں نے قوم کو صرف نعرہ ساز فیکٹریاں دی ہیں۔ سیاسی کارگاہوں میں دن رات نعرے ڈھل ڈھل کر منظرِ عام پر آ رہے ہیں ان نعروں میں ایسے بھی ہیں جنہیں سُن کر یا پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور ایسے بھی ہیں جنہیں سُن کر نعرہ بازوں کی یتیم العقلی پر رونا آتا ہے۔ ہر نعرے کے فقروں کا مرکزی لفظ اسلام ہوتا ہے یا نظریۂ پاکستان اس نظریۂ پاکستان کے لئے اور اسلام کے لئے تمام جماعتیں دن رات کام کر رہی ہیں۔ اور اسلام ہے کہ خطروں میں گھرا جا رہا ہے۔ پاکستان سے دُور ہوا جا رہا ہے یہ ہمارا ذاتی خیال نہیں ہے بلکہ ہم سیاسی جماعتوں کے بیانات، اعلانات سے جو نتائج اخذ کر سکے ہیں، ان کی بناء پر کہہ رہے ہیں۔

ہم نیّتوں کے بارے میں تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے کہ کون اسلام کے لئے مخلص ہے؟ مگر اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اسلام جو مرکزِ اتحاد ہے وہی اسلام ہماری سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں کی زد میں آکر وجہ اختلاف بنا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا لفظ نظریۂ پاکستان ہے جس نظریے پر ماضی میں پوری قوم متحد تھی۔ سیاسی سرگرمیوں کے دوران معلوم ہوا کہ وہ نظریہ اب قابلِ اصلاح ہو گیا ہے یا کچھ قابلِ ترمیم ہو گیا ہے۔ اسی میں اب "نکات" کی آمیزش بہت ضروری ہو گئی ہے۔ یا اقتصادی مساوات کو شامل کر کے اس میں ترمیم کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اور پھر معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کی سیاسی سرگرمیاں کے عین دوران بتے اور بلیوں کی لڑائی بھی شروع ہو گئی ہے۔ شیروانیوں اور ٹوپی اور کوٹ اتارے جا رہے ہیں۔ قومیت کی بنیادیں نئے سرے سے تلاش کی جا رہی ہیں۔ موہن جوڈارو، ہڑپہ اور ٹیکسلا کے آثارِ قدیمہ میں سے تہذیب و تمدن کے تعمیراتی مسالے سے قومیت کی نئی عمارت کی نیو رکھی جا رہی ہے اور کہیں "اکھنڈ دیش" بنانے کی پوری تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے، قومی خدمت اور قومی رہنمائی کے جذبے سے اور قومی رہنمائی کے بلند بانگ دعووں کے ساتھ ان حالات میں اور ان ضابطوں کی موجودگی میں ہو رہا ہے جن کی رو سے ہمارے سیاسی رہنماؤں کو محض آئین سازی کے دائروں میں رہ کر قوم و ملک کے مستقبل کو طے کرنا تھا۔ اس تصفیئے میں شخصی اور ذاتی سطح کی باتیں بالکل نہیں کرنا تھیں مگر ہمارے ملک کی سیاست میں سب روا ہے۔ ضابطوں اور قانون کی پابندیاں تو عوام کے لئے ہوتی ہیں۔ رہنمایانِ قوم تو قوانین وضع کرنے والے ہوتے ہیں ان کے لئے یہ کہاں ضروری ہوتا ہے کہ وہ پابندئ قانون کا بھی نمونہ پیش کریں۔ اگر ہمارے لیڈر بھی کسی قانون اور کسی ضابطے کے پابند ہوگئے تو پھر جمہوری آزادیوں کی بحالی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ جمہوریت کی رُوح گرفتار ہو جائے گی۔"

یہ تو مختلف سیاسی پارٹیوں کے زبانی جمع خرچ کے متعلق ہے، خطرہ تو یہ ہے کہ بڑھتے بڑھتے یہ صورتِ حال ملک میں بدامنی کا باعث نہ بن جائے اور انتخابات کے وقت انتخابی بُوتھ عملی جنگ کا میدان نہ بن جائیں۔ ایسی حالت کسی ملک کے لئے بھی مستحسن نتائج پیدا نہیں کر سکتی اسلئے یہ کہنا تو صحیح نہیں ہے کہ اسلام خطرے میں ہے لیکن یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ ہمارے ملک کے امن کو سخت خطرہ لاحق ہے اور اس کا علاج سوا دعا کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی توجہ بار بار اس طرف دلائی ہے۔ چاہیئے کہ احباب جماعت انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر دن رات دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے غریب ملک کو ان آفات سے محفوظ رکھے جو ہمارے نادان لیڈروں کی زیادتیوں کی وجہ سے سر پر منڈلا رہی ہیں۔"

دلیل بن گیا ان کے لئے ترا چہرہ

کٹھن ہیں مرحلے گو، ہجر کی فصیلوں کے
بڑے ہیں حوصلے لیکن ترے قتیلوں کے

کبھی تو رحمتِ بارانِ اشک ہو ان پر
ترس گئے ہیں کنارے اداس جھیلوں کے

دلیل بن گیا ان کے لئے ترا چہرہ
اگرچہ لوگ تو قائل نہ تھے دلیلوں کے

ق

یہاں کی خاک میں روئیدگی کا نام نہ تھا
ببول آج بھی شاہد ہیں خشک ٹیلوں کے

یہیں سے چشمۂ آبِ بقا ہوا جاری
یہیں سے پھوٹ بہے چشمے سلسبیلوں کے

دل و دماغ پہ جو لوگ چھا گئے آکر
وہ رہنے والے تھے کن اجنبی قبیلوں کے

(ڈاکٹر) پرویز پروازی

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

روزنامہ الفضل ربوہ

خود خرید کر پڑھے

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

۰ پبلک جلسے ۔۰ رمضان و عید ۔۰ پریس میں تذکرہ ۔۰ تقریبِ نکاح
۰ خطوط و لٹریچر کی ترسیل ۔۰ زائرین کی آمد

(سہ ماہی رپورٹ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۹ء)

از مکرم صلاح الدین خان صاحب

گزشتہ سال کی آخری سہ ماہی کی رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے پہلی چیز ہمارے وہ پبلک جلسے ہیں۔ جو ہر ماہ دو دو مرتبہ مشن ہاؤس میں منعقد کئے گئے اور وہ اس پہلو سے قابلِ ذکر ہیں۔ کہ ان جلسوں میں ہالینڈ کے نامور مقررین ہی نے نہیں بلکہ مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں کے بڑے بڑے پروفیسر اور صدر بھی مسجد آئے اور ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے ہمارے پبلک جلسوں میں تقریریں کیں۔ اور ہم نے ان موقعوں کو غنیمت جانتے ہوئے ان کی خدمت میں سلسلہ کی کتب پیش کیں۔ جنہیں انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ علاوہ ازیں اس عرصہ میں زائرین کی آمد سے بھی مشن ہاؤس میں خوب چہل پہل رہی۔ ان سے مذہبی گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ ہیگ اور بیرون ہیگ سے مختلف سوسائٹیوں اور سکولوں کی طرف سے بیس بیس چالیس چالیس افراد پر مشتمل گروپس بھی آئے۔ اور تقاریر کے ذریعہ ان کے سامنے اسلامی تعلیمات کے محاسن پر روشنی ڈالنے کے علاوہ ان کی غلط فہمیاں دُور کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔

پبلک جلسے

ہمارے موسم سرما کے پروگرام کے تحت جس کا آغاز دراصل ستمبر میں کیا گیا تھا۔ اب تک ملک کے پانچ نامور مقررین جن میں یونیورسٹیوں کے مختلف شعبوں کے صدر بھی شامل ہیں مشن ہاؤس میں منعقد ہونے والے عام جلسوں سے خطاب کر چکے ہیں۔

سال بھر کا پروگرام چھپ کر اس موسم سرما کے پروگرام کو شروع کرنے سے چند روز قبل ہی بکثرت دلچسپی رکھنے والے افراد کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہر جلسہ سے چند روز قبل بھی الگ الگ دعوت نامے چھپ کر لوگوں کو ارسال کئے جاتے رہے ہیں نیز مقامی اخبارات میں بھی ان جلسوں سے متعلق خبریں دی جاتی رہی ہیں۔

سال گزشتہ کی آخری سہ ماہی میں پہلا جلسہ عام ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کو مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ آف دی ہیگ کے ڈائریکٹر جو نیدرلینڈ ریجنل ورلڈ فیلوشپ کے صدر بھی ہیں۔ انجینئر Blsemsma نے دورِ حاضر میں مذہب کا کردار کے عنوان پر تقریر کی۔ اور اسلام پر رنگین سلائیڈز بھی دکھائیں۔ تقریر کے بعد سامعین کو سوال کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم اکمل صاحب امام مسجد ہالینڈ نے کی۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں بعض پہلوؤں پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی۔

دوسرا جلسہ ۲۲ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ اس میں ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے پروفیسر ڈاکٹر برون Dr. Bruin نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے "علوم ریاضی و الجبرا پر عربی کلچر کا اثر" کے عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے صاف صاف لفظوں میں بتایا کہ آج مغرب حساب اور سائنسی ترقیات پر پھولے نہیں سماتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان علوم کا گراں بہا گنجینہ مغرب کو مسلمانوں کے ہاں سے ملا ہے۔ اس میں مغرب کا اپنا کچھ نہیں۔ ان علوم کے مبادیات کا سراغ صدیوں پہلے عربوں کے ہاں ملتا ہے۔ اہلِ مغرب کا اس میں خاص کمال نہیں ہے۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ پیوندکاری کا کردار ادا کیا ہے۔ مگر ان کا اصل ان کے ہاں عربوں ہی سے آیا ہے۔ جلسہ کے اختتام پر ان کی خدمت میں احمدیت یا حقیقی اسلام کتاب پیش کی گئی۔

پھر اسی قسم کے ایک جلسہ کا انتظام ۹ر نومبر کو کیا گیا۔ اس موقعہ پر ہالینڈ کے مشہور صوفی مقرر Mr. K. E. Freitag نے "بیت اللہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں بتایا کہ گو جسمانی معنوں میں خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے۔ لیکن دراصل خانۂ خدا انسان کا اپنا دل ہے۔ انبیاء و صوفیا نے اپنے دلوں کو ایسا پاک و مطہر کیا کہ خدا نے ان دلوں کو اپنا گھر بنا لیا۔ اور پھر ان پاک ہستیوں نے جہاں کہیں ڈیرہ جمایا۔ وہ جگہ اللہ کا جسمانی گھر بن گئی۔ اللہ جسمانی صورت تو نہیں اختیار کرتا۔ لیکن اس کا نور اور اس کی تجلیاں ان گھروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ مجسم نور ہے۔

موصوف نے قرآن پاک کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پیش کر کے موضوع کو بہت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا۔

۲۴ر نومبر کی شام کو بھی ایک ایسے ہی پبلک جلسے کا مشن ہاؤس میں انعقاد ہوا۔ ریفارمڈ چرچ کے پریسٹ جناب LUCHTIGHEID جو مشہور و معروف مقرر ہیں۔ اور ہیگ کے لوگوں میں خاصے مقبول ہیں۔ حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ اپنی تقریر کے بعد انہوں نے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ محترم اکمل صاحب نے اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کی۔ پروگرام کے بعد انہیں بھی کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام پیش کی گئی۔

اس کے بعد ۱۰ر دسمبر کو بھی ایک پبلک جلسہ مشن ہاؤس میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں Groningen یونیورسٹی میں شعبۂ اسلامیات کے صدر Dr. Baljon نے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ڈاکٹر موصوف آج کل حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی تحریرات پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ پچھلے دنوں پاکستان اور بھارت بھی ہو آئے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت یورپ میں حالات اسلام کے حق میں تیزی کے ساتھ سازگار ہو رہے ہیں۔ عیسائی تنظیمیں اور مستشرقین اسلام کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے Montgumry Watt کی حال میں شائع شدہ کتاب What is Islam کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مصنف نے لکھا ہے کہ یورپین لوگوں کے لئے دیگر مذاہب کی بجائے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو قابلِ قبول بھی ہے۔ اور قابلِ عمل بھی۔

ان کی تقریر سے ایک امر میں اسلام کے متعلق کچھ غلط فہمی سی پیدا ہو رہی تھی۔ مگر محترم اکمل صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلامی نقطۂ نگاہ کی قرآن پاک سے وضاحت کر کے غلط فہمی دور کر دی۔ جلسہ کے اختتام پر انہیں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی پیش کی گئی۔ جو انہوں نے بڑے شکریہ سے قبول کی۔ اور کہنے لگے کہ میرے پاس جماعت احمدیہ پر اور بھی کتب موجود ہیں۔

ان جلسوں میں معززین شہر اور اونچے تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد حاضر ہوتے رہے ہیں۔ پروفیسر DR THIJSSE جو مشہور و معروف انجینئر ہیں اپنی اہلیہ کے ساتھ تشریف لائے۔ اسی طرح بعض ڈاکٹرز اور سکولوں کے اساتذہ شامل ہوتے رہے۔ جلسہ میں حاضر ہونے والے افراد کو بھی مسجد دیکھنے اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر دیکھنے اور پڑھنے کا موقعہ ملا بعض افراد لٹریچر خریدتے رہے۔

بیرون مشن ہاؤس میں تقاریر

مشن ہاؤس سے باہر ہماری تبلیغی سرگرمیاں ہیگ اور دوسرے دور دراز کے شہروں اور قصبوں میں جا جا کر تقاریر کرنے کی صورت میں جاری رہی ہیں۔

مشرقی ہالینڈ کے شہر Huissen میں ایک کیتھولک پریسٹ سنٹر ہے۔ اس سنٹر میں ان کا سالانہ اجتماع ہو رہا تھا۔ اور اس موقعہ پر وہاں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک طلباء بکثرت جمع تھے۔ ان کے ڈائریکٹر کی خواہش پر محترم امام اکمل صاحب نے وہاں جا کر اس اجتماع کے سامنے اسلام پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ کا بتایا کہ مسلمانوں میں یہ وہ جماعت ہے جو ایک تنظیم کے تحت تمام دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے آپ نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور اس کے بعد تمام سوالات کے جواب دیئے۔ بعد میں ان کی طرف سے شکریہ کا خط ملا۔

اسی طرح ہیگ کی ایک بارسوخ سوسائٹی ہے جس کا نام ہے Inter National Christian Leader Ship ہے اور سیم ہالینڈ محترم اکمل صاحب کی ایک تقریر ہوئی اس سوسائٹی نے آپ کو لنچ پر بلایا تھا۔ لنچ کے بعد آپ نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور ان

کے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ سوسائٹی اس لحاظ سے ایک اہم قسم کی سوسائٹی ہے کہ اس میں کسی محکمہ کا ہیڈ ہی شریک ہوسکتا ہے علم لوگوں کی یہاں رسائی نہیں ہوسکتی۔ اور پھر یہ حلقہ صرف ایسے معززین کے لئے مخصوص ہے۔ جو مذہباً عیسائی ہوں۔ اس طرح یہ سوسائٹی بڑا اثر ورسوخ رکھتی ہے۔

ہیگ میں ایک ORTHODOX ہائی سکول میں محترم انکل صاحب کو تین تقاریر کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ سارے طلباء کو تین گروپس میں تقسیم کردیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ہر گروپ کے سامنے ایک ایک بار تقریر کی۔ ہر تقریر کے بعد طلباء کو سوالات کا موقعہ دیا گیا اور ان کے تمام سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

ہیگ کے ایک انگلش ہائی سکول میں سکول کی آخری دو جماعتوں کے طلباء کے سامنے خاکسار کو اسلام پر پون گھنٹہ بولنے کا موقعہ ملا۔ تقریر کے بعد ۴۵ منٹ سوالات کے لئے رکھے گئے تھے۔ چنانچہ طلباء کے تمام سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ بعد میں ادارہ کی ڈائریکٹرس کی طرف سے شکریہ کا خط موصول ہوا۔

ہیگ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی مسافت پر یوترخت شہر کے ریفارمڈ چرچ میں نوجوانوں کے ایک گروپ میں خاکسار کو اسلام پر تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی وضاحت کی گئی۔ گھنٹہ بھر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد سوالات ہوئے جن کے جواب دیئے گئے۔ میٹنگ کے بعد اس گروپ کے سیکرٹری سے جو مشنری بننے کی ٹریننگ لے رہے ہیں کافی دیر تک گفتگو ہوئی۔

اس طرح بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں مشن ہاؤس سے باہر بھی اسلام اور احمدیت پر تقاریر وگفتگو کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کے خاصے مواقع میسر آئے۔

گروپس کی آمد

مشن ہاؤس میں پبلک جلسے اور بیرون مشن ہاؤس مختلف سوسائٹیوں اور اداروں میں تقاریر کرنے اور سوالات کے جواب دینے کے علاوہ اسلام کا پیغام مشن ہاؤس میں مختلف گروپس کی شکل میں آنے والے ڈچ افراد کے سامنے تقاریر اور گفتگو کے ذریعہ پہنچایا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ ہیگ کا پبلک یونیورسٹی کا ایک گروپ اپنے پادری کے ہمراہ مشن ہاؤس آیا۔ محترم انکل صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ اسلام پر تقریر کی۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ تقریر و گفتگو کے بعد ان کو مسجد دکھائی گئی اور نماز کے بارے میں بتایا گیا۔ مسجد کی دیواروں سے آویزاں قرآنی آیات کی تشریح کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔

اسی طرح ایک ہائی سکول کے کیتھولک طلباء کا ایک گروپ بھی یہاں آیا۔ خاکسار نے احمدیت پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت اور مسیحیت کی تشریح کی۔ بعد ازاں محترم انکل صاحب نے تفصیل سے محاسن تعلیمات اسلامی پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

پھر ہیگ کے ایک مضافاتی قصبہ VOORSCHOTEN کے سکول کے طلباء کا ایک گروپ بھی مسجد آیا۔ محترم انکل صاحب نے اسلام پر تقریر کرتے ہوئے اس کی تعلیمات کو احسن پیرائے میں ان کے سامنے پیش کیا۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ خاکسار نے احمدیت پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد ثانی کے بارے میں پیشگوئی کی تشریح کرتے ہوئے ایلیا نبی کے آنے کی تمثیل کی حقیقت بیان کی۔ بعد میں مختلف اسلامی ملکوں کی مساجد اور اسلامی فن تعمیر پر رنگین سلائیڈز دکھائی گئیں۔ اور لٹریچر دیا گیا۔

ایک اتوار کے روز انڈونیشیا کے مسلمانوں کا ایک گروپ WALWIJK سے آیا۔ محترم انکل صاحب نے انہیں اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل کرنے اور یہاں کے لوگوں کے لئے نمونہ بننے کی تلقین کی۔ انہیں لٹریچر بھی دیا۔

ہیگ ہی کے ایک اور سکول کے دو گروپ یکے بعد دیگرے مشن ہاؤس آئے۔ ایک گروپ کے سامنے محترم انکل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ جماعت کی تبشیری سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ دوسرے گروپ کے سامنے خاکسار نے اسلام اور احمدیت پر تقریر کی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ ہر دو گروپ کے افراد کو مسجد دکھائی گئی اور لٹریچر دیا گیا۔

اسی طرح WASSENAAR اور LEIDEN کے شہروں سے بھی دو گروپ مشن ہاؤس آئے۔ ان کو اسلام اور احمدیت پر معلومات دی گئیں۔ سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

ہیگ کے لڑکیوں کے سکول کا ایک گروپ مشن ہاؤس آیا۔ مکرم انکل صاحب نے ان کو اسلام اور احمدیت پر معلومات اور لٹریچر دیا۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

عید و رمضان

گزشتہ سال رمضان المبارک کی آمد سے ہفتہ عشرہ قبل روزوں کی اہمیت اور برکات پر ایک صفحہ کا مختصر مضمون چھاپا گیا۔ علاوہ ازیں محکمہ موسمیات سے معلومات حاصل کرکے اوقات سحری وافطاری ونماز پر مشتمل ایک چارٹ تیار کرکے ہر دو مضامین سینکڑوں کی تعداد میں ہالینڈ میں بسنے والے ایسے تمام مسلمانوں کو بھیجا گیا۔ جن کے پتہ جات حاصل ہوسکتے تھے۔ ہالینڈ میں کام کرنے والے ترک ومراکش مسلمان بھائیوں کو بھی یہ چارٹ ان کے مراکز کے پتوں پر بھیجے گئے۔ ہالینڈ ترک ایسوسی ایشن کو بھی یہ چارٹ بھیجا گیا۔ انہوں نے اسے ترک زبان میں ترجمہ کرکے ہزاروں کی تعداد میں تمام ترکوں کو بھیجا۔ پھر ہمارے ڈچ ماہنامہ "الاسلام" میں بھی اپنے قارئین کے لئے اسے شائع کیا گیا۔ علاوہ ازیں "الاسلام" میں ماہ رمضان اور اس کی برکات پر مضامین بھی شائع کئے گئے۔

رمضان کے اس بابرکت مہینہ میں درس قرآن مجید کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اور روزانہ شام [illegible] دیا گیا ہے محترم انکل صاحب پہلے دو عشرہ میں اور خاکسار آخری عشرہ میں درس دیتے رہے اس کے لئے ایک سرکلر چھاپ کر احباب کو پہلے ہی سے اطلاع دے دی گئی تھی۔

ہفتہ اور اتوار کے دن سہ پہر کو درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوتے رہے۔ ان دنوں میں جملہ حاضرین کی افطاری کا انتظام مشن کی طرف سے کیا گیا۔ اور دیگر ایام میں جملہ حاضرین کی چائے، کافی اور کیک بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی جاتی رہی۔

عید الفطر کی اطلاع کے لئے کارڈ کی صورت میں دعوت نامے تیار کئے گئے۔ اور قریباً ۲۵۰ افراد کو بذریعہ ڈاک ارسال کئے گئے۔ جملہ اسلامی سفارت خانوں کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔

اس کے علاوہ اس اسلامی تہوار کی اہمیت کے پیش نظر فل سکیپ کاغذ پر ایک مضمون تیار کرکے پریس کے جملہ اخبارات کو بھیجا گیا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں کو بھی بھیجی گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں دو صوبائی پریس ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے مشن ہاؤس میں آکر محترم امام صاحب کا انٹرویو لیا۔ یہ انٹرویو انہوں نے عید کی خبر، جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی، مسجد اور امام صاحب کی تصاویر کے ساتھ مختلف اخباروں میں شائع کئے۔ (باقی)

ایک ہزار یا اس سے زائد چندہ تحریک جدید دینے والے

سال رواں میں جن مخلصین کے وعدے ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کے دفتر ہذا میں ملتے رہے ہیں۔ ان کے اسماء بغرض دعا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ وہاں الفضل کے ذریعہ بھی ان کے لئے دعا کا موقعہ پیدا کیا جاتا ہے چنانچہ حال ہی میں جو وعدے ملے ہیں بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ہمارے یہ معاونین خصوصی ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۱۔	مکرم کرنل اعجاز ربانی صاحب گجرات	۱۰۲۶ روپے
۲۔	" چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ لاہور	۱۰۵۰ "
۳۔	" کرنل محمد سعید صاحب "	۱۰۰۰ "
۴۔	" چوہدری سلطان احمد صاحب کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع لائل پور	۱۰۰۰ "
۵۔	مکرم مہر محمد حیات صاحب ڈاور (ضلع جھنگ)	۱۰۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لازمی چندہ جات کے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سائنس اور فلسفیانہ جستجو کے متعلق قرآن مجید کی راہنمائی

مظاہر قدرت کا مطالعہ اور تحقیق کرنے کی ترغیب

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے)

—— ۱ ——

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے صرف بنی نوع انسان کو قوت فکر عطا فرمائی ہے اور انسان جب سے معرض وجود میں آیا ہے اسے اس ودیعت سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا رہا ہے وہ اپنی تخلیق کی ابتداء سے ہی اپنے وجود میں کھوج کے مادہ اور جستجو کے اس رجحان کو عمل میں لا کر ایک حد تک اسرار قدرت معلوم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے چنانچہ ایک طرف تو اس نے قدرت کے پیدا کئے ہوئے سامانوں سے اپنی ضروریات کو پورا کرنا شروع کیا اور دوسری طرف ایجادات اور فلسفہ اور سائنس کی بنیاد رکھی اور تدریجی طور پر اس میں ترقی کرتا رہا۔

قرآن مجید اپنے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں دیگر اہم دلائل کے علاوہ ایک دلیل یہ بھی پیش کرتا ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کئے ہوئے مادہ تحقیق و تدقیق کو صحیح طور عمل میں لا کر مظاہر قدرت کا گہرا مطالعہ کرے تو وہ ضرور اسے اس کامل اور ارفع و اعلیٰ خدا کی طرف راہنمائی کریگے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور جس کا پاک مظہر کلام قرآن مجید کی صورت میں انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

مظاہر قدرت کا مطالعہ

چنانچہ قرآن کریم نے مندرجہ ذیل آیات میں انسان کو مظاہر قدرت کا گہری نظر سے مطالعہ کر کے بصیرت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل انظروا ماذا فی السمٰوٰت والارض (یونس رکوع ۱۰) کہ تو انہیں کہہ دے کہ دیکھو اور غور تو کرو آسمانوں اور زمین میں کیا ہو رہا ہے اور ہم نے اس نظام کائنات کو کس اعلیٰ و اکمل طریق پر قائم رکھا ہے۔

پھر فرماتا ہے

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق ثم اللہ ینشئ النشأۃ الاخرۃ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

(عنکبوت رکوع ۲)

کہ اے محمد تو انہیں کہہ دے کہ تم ذرا زمین میں پھر کر تو دیکھو اور اس کائنات عالم کا مشاہدہ و معائنہ تو کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش اور یہ نظام عالم شروع کر کے اسے مسلسل طور پر چلا رکھا ہے اور تا تمہیں یہ احساس اور یقین بھی ہو کہ اسکے بعد وہی خدا تمہارے مرنے پر ایک اور اعلیٰ اور اکمل اور دائمی عالم میں تمہیں لے جائے گا۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ انسان کو نظام عالم اور مظاہر قدرت کے مشاہدہ و تجربہ اور چھان بین کرنے کی طرف رغبت دلاتا ہوا فرماتا ہے:۔

ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت فارجع البصر هل تریٰ من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر۔ (سورہ ملک رکوع ۱)

کہ اے انسان اگر تو غور و فکر اور تحقیق و تدقیق سے کام لے تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ رحمٰن خدا کی پیدائش اور اس کے نظام میں کوئی کسی قسم کا رخنہ نہیں ہے تو اپنی آنکھ کو ادھر ادھر پھیر کر اچھی طرح دیکھ یعنی مشاہدہ اور تجربہ اور فکر و تدبر اور چھان بین سے کام لیکر دیکھ لے اور بار بار اپنی فکر و نظر کو چکر دے کر دیکھ کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کہیں بھی کوئی نقص نظر آتا ہے تیری نظر آخر کار تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئیگی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی یعنی اسے نظام عالم میں کوئی بھی خلاف قانون بات یا نقص نظر نہیں آئیگا۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو اس کارخانۂ قدرت پر غور و فکر کرنے اور جملہ اشیاء اور مخلوقات عالم کی ماہیت اور حقیقت معلوم کر کے نئے نئے تجارب کرنے اور خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو پوری طرح پرکھنے کی دعوت دیتا ہے اور اسی کا نام سائنس اور فلسفہ ہے ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

" افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت فذکر انما انت مذکر۔ (الغاشیہ رکوع ۱)

کہ کیا وہ بادلوں کو اور اجرام فلکی کے نظام کو اور پہاڑوں کو اور زمین کے نظام کو جو ہمہ وقت ان کے مشاہدہ میں آتے ہیں نہیں دیکھتے کیا ان مظاہر قدرت کو دیکھ کر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت اور کاریگری اور کمال دانشمندی سے یہ سارا نظام پیدا کیا ہے یعنی اگر وہ ان چیزوں پر غور کر کے تحقیق و تدقیق سے کام لیں گے تو وہ نہ صرف ان کے اور اپنے خالق و مالک کی طرف راہنمائی حاصل کریں گے بلکہ خدا کی پیداوار کو ترقی دے کر ہر چیز کو اپنے لئے مفید سے مفید تر بناتے جائیں گے اور ضروریات زمانہ کے مطابق نہایت کارآمد نتائج ان کی تحقیق تدقیق کے برآمد ہوتے چلے جائیں۔ . . . .

. . . .

. . . .

مظاہر قدرت کا مطالعہ روحانی ترقی کا موجب

قرآن کریم کی اور بھی کئی ایک آیات اس امر کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہیں کہ قرآن کریم انسان میں مظاہر کائنات اور قوانین قدرت کی تحقیق و تدقیق اور ان کے فلسفیانہ حل معلوم کرنے کی نہ صرف تائید کرتا بلکہ انسان کو اس کی پرزور طور پر ترغیب دلاتا اور جا بجا تلقین کرتا ہے اور مطالعہ قدرت کو انسان کی روحانی ترقی کے لئے لازمی قرار دیتا ہے کیونکہ اسی ذریعہ سے انسان میں حقیقی بصیرت اور یقین کا سامان پیدا ہوتا ہے اس کے بعد وہ جو کچھ بھی صحیح غور و فکر کے نتیجہ میں قبول کرتا ہے۔ علیٰ وجہ البصیرت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی بصیرت کی طرف اشارہ کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی کہ اے محمد تو کہہ دے کہ ہم کسی بات یا تھیوری یا کسی حقیقت پر اندھا دھند ایمان نہیں لاتے بلکہ میں اور میری پیروی کرنے والوں نے غور و فکر اور تحقیق و تدقیق کے بعد بصیرت کے مقام پر پہنچ کر اسلام کی صداقتوں کو قبول کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قول اور فعل ایک دوسرے کا مصدق ہے

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہونے کے علاوہ سرچشمہ علم حقیقی اور عالم اسرار غیبیہ بھی ہے۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ اس کے فعل اور اس کے قول میں کوئی کسی قسم کا تضاد یا تفاوت وغیرہ نہ ہو پس قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا قول ہے اس میں اور عالم ظاہری اور مظاہر قدرت میں جو کہ اس کا فعل ہے نہ صرف قطعاً کوئی تضاد نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا قول یعنی قرآن کریم اپنی صداقت کے ثبوت میں خدا تعالیٰ کے فعل یعنی اس عالم کائنات اور اس کے نظام کو اور دقائق و خواص اجرام و اشیاء فلکیہ و ارضیہ کو پیش کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ سائنس اور فلسفہ اور علوم جدیدہ عقلی نظریات اور بحث و تمحیص اور غور و فکر اور مطالعہ کے ذریعہ مظاہر قدرت کے مطالعہ اور کارخانۂ عالم کی ماہیت اور حقیقت معلوم کرنے کو ہی کہتے ہیں۔ اسی امر کی طرف اللہ تعالیٰ انسان کو متوجہ کرتا ہوا سورہ بقرہ میں فرماتا ہے

" ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون " (رکوع ۲۰)

یعنی اے انسانو تمہیں نظام عالم پر غور و تدبر کرنا چاہیئے کیونکہ ان اجرام فلکی اور مظاہر ارضی اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے مختلف صورتوں میں مسلسل بلا روک ٹوک کے وارد ہونے میں اور سمندروں میں کشتیوں کے ذریعہ تمہارے ادھر ادھر گھوم کر منافع اور رزق حاصل کرنے میں اور بادلوں کے ذریعہ بارش ہونے اور پھر اس سے مردہ زمینوں کے زندہ اور سرسبز ہو جانے میں اور زمین میں ہر قسم کی جاندار چیزوں کے کثرت سے پھیلاؤ میں اور ہواؤں کے ادھر ادھر پھیلاؤ اور تصرف میں اور جو بادل زمین و آسمان کے درمیان میں مسخر ہیں ان میں عقل رکھنے والوں اور غور و فکر اور تدبر سے کام لینے والوں کے لئے کئی قسم کے نشان ہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نظام عالم میں غور و فکر اور تدبر اور تحقیق و تدقیق کی ترغیب دلائی ہے کہ اے لوگو اگر تم نظام عالم پر غور کرو تو تمہیں ذرہ ذرہ میں اس کے خالق کا وجود نظر آئے گا اور معلوم ہوگا کہ یہ سب کچھ تمہارے فائدہ اور تمہاری روحانی اور جسمانی نشو و نما اور ترقی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور دنیا کی ہر چیز اللہ نے حق و حکمت کے ساتھ پیدا کی ہے۔ پس اس نظام عالم کی پیدائش بلاوجہ نہیں بلکہ اسکے پیچھے ایک بہت بڑا مقصد کام کر رہا ہے۔ (باقی)

وقفِ جدید کیلئے وعدہ جات بھجوانے والی جماعتوں کی تیسری فہرست

اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں۔ اور خلوص نیت سے کام کرنیوالوں کیلئے اجرِ عظیم ہے!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذیل میں تیسری فہرست ان جماعتوں کی دی جاتی ہے جنہوں نے وقف جدید کے نئے سال کے لئے اپنے اپنے احباب کے وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ یہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اپنے فضل سے ان اصحاب کی قربانی قبول فرمادے۔ اور انہیں اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمادے۔ آمین۔

۱۔	جماعت احمدیہ سکھر	۶۸۴—۰۰
۲۔	جماعت احمدیہ کنڈری سندھ	۱۵۰۰—۰۰
۳۔	״ ״ چک نمبر ۲۷ کاچیلو	۲۷۲—۵۰
۴۔	״ ״ حیدرآباد	۲۷۴—۲۷ (دوسری قسط)
۵۔	״ ״ کراچی	۱۷۰۴—۳۷ (״ ״)
۶۔	״ ״ کنڈیاں چشمہ سراج	۱۰۰—۰۰
۷۔	״ ״ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا	۸۴—۰۰
۸۔	״ ״ ڈیرہ بوڑانہ ״	۹۱—۰۰
۹۔	״ ״ میانی گھوگھیاٹ	۹۴—۲۳
۱۰۔	״ ״ چک ۳۴ ج ب ״	۸۷—۰۰
۱۱۔	״ ״ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۶۹۹—۰۰
۱۲۔	״ ״ سنت نگر کرشن نگر ״	۱۲۹۴—۰۰
۱۳۔	״ ״ سمن آباد ״ ״	۶۷۸—۰۰
۱۴۔	״ ״ گنج مغلپورہ	۱۳۲۸—۰۰
۱۵۔	״ ״ راجگڑھ چوبرجی	۳۶۴—۵۰
۱۶۔	״ ״ مظفرآباد	۱۲۱—۱۲
۱۷۔	״ ״ پشاور	۱۳۷۷—۳۰
۱۸۔	״ ״ واہ کینٹ	۵۴۵—۲۵
۱۹۔	״ ״ گوجرخان	۱۶۲—۴۷
۲۰۔	״ ״ گوجرانوالہ	۱۲۱۸—۶۰ (ابتدائی قسط)
۲۱۔	״ ״ حافظ آباد	۱۶۴—۰۵
۲۲۔	״ ״ کوٹ کرم بخش	۷۱—۰۰

(باقی)

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ مرکز کو بھجوائی ہے ماہ صلح (جنوری) ختم ہوگیا ہے۔ بعض مجالس کی رپوٹیں ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچیں۔ قائدین مجالس جلد از جلد رپورٹ تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ نیز جن مجالس نے رپورٹس ماہ نومبر اور دسمبر ابھی تک نہیں بھجوائیں۔ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ دو ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھجوائی جاسکتی ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم منظور احمد صاحب ابن برادرم چوہدری محمود احمد صاحب امسال ڈاکٹری کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی خادم دین ڈاکٹر صاحب اقبال ہونے کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمان مسعود علی)

محترم ظفر اللہ الیاس صاحب ایڈیٹر [illegible] کا خطاب

مورخہ ۲۴ جنوری کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد مبارک ڈرگ روڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ہذا کے ماہانہ اجلاس میں محترم ظفر الیاس صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "[illegible]" نائیجیریا نے زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی احباب سے خطاب فرمایا:-

آپ نے نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سب سے پہلے اسلامی مشن ۱۹۲۱ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کیا گیا اور یہ بھی بتایا کہ ۱۸۹۴ء میں ہندوستان کی طرح وہاں کے لوگوں نے بھی مدار ستارہ دیکھا۔ جس کے بعد وہاں بعض دوستوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ہندوستان میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس پر وہاں کے بعض احباب نے ہندوستان خطوط لکھے۔ جن کے جواب انہیں بتایا گیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو وہاں مبلغ بنا کر بھیجا گیا۔ جماعت احمدیہ نے وہاں عیسائیت کا زبردست مقابلہ کیا۔ اور آج وہاں باقاعدہ مضبوط بنیادوں پر احمدیہ جماعت قائم ہو چکی ہے اور اسلام کی صحیح تصویر ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ پیش کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے وہاں صرف مشنری سکول تھے مگر اب جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد پرائمری سکول سیکنڈری سکول اور دو ہسپتال بھی کھولے جا چکے ہیں۔ جن میں اسلامی تعلیم دینے اور علاج کا مناسب انتظام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہاں مسلمانوں کا صرف ایک اخبار ہفت روزہ "[illegible]" ہے۔ جو گذشتہ ۱۸ سال سے مسلمانوں کی خدمت کر رہا ہے۔ جلسہ کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔

(سید محمد امین شاد ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

احبابِ جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱۔ "ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے۔

۲۔ "ہمارا ایسا خدا ہے کہ اس کا دیا ہوا مال جس قدر زیادہ خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ بڑھتا اور بڑے بڑے انعامات کا باعث بنتا ہے۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اپنے رحیم و کریم خدا سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار آجکل بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ان سے رہائی اور دینی اور دنیوی ترقیات اور مفوضہ فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق ملنے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

بشیر احمد ربوہ

سیکرٹری مال کروندی و قائد علاقائی خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور

اتحاد اور نفاق کی اہمیت

مولانا افتخار احمد بلخی

اتحاد کے معنی ہیں۔ آپس میں مل جُل کر ایک ہو جانا۔ یہ اتحاد و اتفاق ہی وہ طاقت ہے۔ جس کی وجہ سے قومیں باعزت زندگی بسر کرتی ہیں۔ اور اسی اتحاد و اتفاق کی بدولت اپنے مقصد میں کامیابی اور مخالف طاقتوں پر غلبہ حاصل کرتی ہیں۔ اور جس قوم کے افراد میں اتحاد نہیں ہوتا وہ بے روح ڈھانچے کی طرح ہوتی ہے۔ جس کو ہوا کا ہر جھونکا اڑا لے جا سکتا ہے۔ اور پانی کا ہر ریلا بہا لے جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی ہوشمند سوسائٹی چاہے وہ جن اصول . . . . اور جن بنیادوں پر قائم ہو اس بات کو برداشت نہیں کرتی کہ اس کے افراد انتشار، پراگندگی اور نااتفاقی کے روگ میں مبتلا ہوں اور جب دنیا کی کوئی بیدار قوم اور کوئی ہوشمند سوسائٹی اسے گوارا نہیں کرتی تو اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے انتشار اور نااتفاقی کی حالت میں زندگی گذارنے کو کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا معاملہ دوسرے معاشروں اور دوسری قوموں سے کہیں زیادہ نازک ہے۔ یہ جس قسم کی قومیت بروئے کار لانا چاہتا ہے اس کے لئے برتری اور سربلندی کی ضمانت دیتا ہے اور جس قسم کا معاشرہ تعمیر کرنا چاہتا ہے وہ سراپا رحمت و برکت ہوتا ہے اور انتشار پراگندگی وہ گھن ہے جس سے اسلامی قومیت کھوکھلی ہو کر رہ جاتی ہے جس کے بعد اسلام کی وہ ضمانت باقی نہیں رہتی جو وہ برتری اور سربلندی کی ضمانت دیتا ہے۔ اسی طرح نااتفاقی اور آپس کی پھوٹ وہ کلہاڑی ہے جو اسلامی اخوت کی جڑ ہی کاٹ کر پھینک دیتی ہے۔ پھر جب اسلامی اخوت مردہ اور بے جان ہو کر رہ جاتی ہے تو وہ رحمت و برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ جس کا اسلام معاشرہ کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے

ہلاکت کی آگ

قرآن حکیم کی سورۂ آل عمران میں مسلمانوں کو نہایت تاکید کے ساتھ اللہ تعالےٰ یہ حکم دیتا ہے کہ "تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو"

پھر اس کے بعد ہی اتحاد و اتفاق کی اہمیت اس طرح سمجھائی گئی کہ "اور اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔"

ہلاکت اور تباہی کی وہ کونسی آگ تھی جس میں جل مرنے سے بچائے جانے کے احسان کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے یہ قبیلہ پرستی کے پیدا کئے ہوئے وہ بغض و کینہ اور تعصب تھے جس نے ایک قبیلے کو دوسرے قبیلے کے خون کا پیاسا بنا رکھا تھا یہ گروہ سازیوں اور جتھہ بندیوں کی وہ دشمنیاں تھیں جن کی وجہ سے بات بات پر تلواریں نیام سے باہر نکل آتی تھیں، یہ رنگ و روپ اور خاک و خون کی وہ جکڑ بندیاں تھیں جنہوں نے لوگوں کو کس رکھا تھا۔ اسی طرح قرآن حکیم اپنے ماننے والوں کو خود انہی کے مفاد میں خبردار کر رہا ہے کہ ایک خدا پرستی کے سوا ہر قسم کی پرستی ذلت و نامرادی اور بربادی کا سبب ہے۔ چاہے وہ بت پرستی ہو یا استاد پرستی، نفس پرستی ہو یا نسل پرستی ہو یا عہدہ پرستی شخصیت پرستی ہو یا فرقہ پرستی اس لئے اگر تم اپنی ساری قوتوں اور صلاحیتوں کو آپس ہی کی جنگ و تکرار جوڑ توڑ اور ایک دوسرے کی کاٹ میں صرف کرنے لگو گے تو یہ تمہاری اپنی لائی ہوئی شامت ہوگی۔ کیونکہ خود غرضی اور مفاد پرستی آپس کی پھوٹ، پارٹی بازی فرقوں اور گروہوں میں بٹ جانا وہ کلہاڑیاں ہیں جو قومی وحدت اور اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں۔ پھر جب یہ چکر چل پڑے گا تو اس ہلاکت اور تباہی کی لپیٹ میں آ جانے سے تم کو کوئی چیز نہ روک سکے گی۔ جس سے اللہ نے اپنے فضل و کرم سے تم کو بچا لیا ہے۔

سخت عذاب

پھر اس طرح خبردار کر کے اور یہ احسان یاد دلا کر ایک آیت کے بعد تاکید کے طور پر ارشاد ہوا ہے کہ "تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی روشن ہدایتیں پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے سخت عذاب ہے"

یہ اشارہ ہے ان قوموں کی طرف جنہوں نے اللہ کے رسولوں سے حق کی صاف اور سیدھی تعلیم حاصل کی مگر پھر اسے بھول بیٹھیں اور ان کے افراد خودغرضی اور مفاد پرستی فرقہ سازی اور اختلافات کے پھندے میں پھنس گئے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی وحدت پارہ پارہ ہو گئی، پھر کوئی قوت نہ تھی جو انہیں اللہ کے غضب اور اس کے عذاب میں گرفتار ہو کر ذلت اور محکومی اور تباہی و بربادی کے غار میں گرنے سے بچا سکتی۔ اسی طرح قرآن حکیم پھر ایک بار مسلمانوں کو ہوشیار اور خبردار کر رہا ہے کہ اگر تم نے بھی اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی سنت کی بتائی ہوئی صاف اور سیدھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نااتفاقی اور دین میں فرقہ بندی اور پارٹی بازی کی روش اختیار کی تو تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو تم سے پیشتر کی ان قوموں کا ہو چکا ہے جنہوں نے اپنے اندر اس طرح کے روگ پیدا کر لئے تھے اس طرح اتحاد و اتفاق اور نظم و ضبط کی اہمیت سمجھاتے ہوئے قرآن حکیم نے دوسرے لفظوں میں یہ سبق دیا کہ اتحاد و اتفاق اور اللہ کی رسی کو مضبوطی کو تھامے رہنا اور نااتفاقی اور اختلاف کا معاملہ کوئی معمولی نوعیت کا نہیں ہے بلکہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ اتحاد و اتفاق عزت اور سربلندی کی زندگی کی ضمانت دیتا ہے اور نااتفاقی اور آپس کی پھوٹ ذلت و محکومی اور نامرادی کی زندگی لاتی ہے۔

نامرادی کی زندگی

قرآن حکیم ایک جگہ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے۔

"مومنو! صبر و ثبات اختیار کرو اور ایک دوسرے کو صبر و استقلال کی ترغیب دو اور ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ فلاح اور کامیابی حاصل کرو۔"

دیکھیے کس طرح کھلے طور پر ربط و نظم اور اتحاد کے نتیجے میں فلاح اور کامیابی کی خوشخبری دی جا رہی ہے۔ اور نااتفاقی اور آپس کی پھوٹ چونکہ سخت نقصان اور گھاٹے کا سبب بنتی ہے۔ اسلئے قرآن حکیم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضور کے واسطہ سے مسلمانوں کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ تفرقہ سازوں سے نہیں ہرگز کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً لَّستَ منھم فی شیءٍ۔ یعنی جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے ان سے اے رسول تمہیں کوئی سروکار نہیں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہے اور پورے اتحاد و اتفاق کے ساتھ اپنی وہ ذمہ داریاں پوری کرتے رہے جو امت مسلمہ ہونے کی حیثیت سے ان پر ڈالی گئی تھیں۔ اس وقت تک دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے رہے۔ سربلندی اور وقار نے ان کے قدم چومے اور رہنمائی اور عزت نے مسندیں بچھائیں۔ لیکن نااتفاقی اور اختلاف اور فرقہ بندی اور گروہ سازی کے مرض میں گرفتار ہونے کے بعد ان کی ہوا اکھڑ گئی اور ذلت اور پستی میں جا پڑے۔ اور اگر یہ دعوےٰ کیا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ مسلمانوں نے اس چودہ سو سال کی مدت میں کسی جنگ میں اپنی مادی کمزوری اور بے حوصلگی کی بنا پر شکست نہیں کھائی بلکہ ان کی ہر شکست نتیجہ ہے خود انہی کی تفرقہ پسند صاحبان غرض کا جنہوں نے اپنے مفاد پر پوری ملت کے مفاد کو قربان کرنے سے کبھی دریغ نہ کی اور قوم و ملت کو نااتفاقی، اختلاف، فرقہ بندی، گروہی اور جغرافیائی تعصب کے بھنور میں پھنسا دیا۔

(منقول از روزنامہ امروز لاہور)

اعلان

ربوہ میں سنیٹری فٹنگ کا بہترین انتظام

ربوہ میں سنیٹری فٹنگ کا بہترین کام کرنے والے موجود ہیں۔ جی آئی فٹنگ اور آرمی فٹنگ فلش سسٹم لگوانے والے خواہشمند حضرات

مجید آئرن سٹور

ربوہ سے رجوع کریں۔

چوہدری محمد صدیق چھینہ دارالعلوم شرقی مکان 9/18 ٹھیکیدار سینیٹری فٹنگ و تعمیرات

الفضل میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر)

شربت خانہ ساز نزلہ زکام بلغمی کھانسی دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹوں بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے فی شیشی سوا روپیہ 1/25 نیا دکر دیکا (رجسٹرڈ) دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد الرحمٰن خرچ کرتے وقت دو باتوں کو مدِّنظر رکھتے ہیں

اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے دوسرے یہ کہ وہ بخل نہیں کرتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں ان کے مدِّنظر رہتی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بخل نہیں کرتے۔ اسراف کا مرض اس زمانہ میں اس قدر بڑھا ہُوا ہے کہ آجکل مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی سمجھی گئی ہے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہو وہ سب خرچ کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے۔ گویا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ سچّا مسلمان وہ ہے جو اسراف نہ کرے۔ اور آجکل کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سچّا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت مل گئی۔ اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بُلا کر پوچھا کہ مجھے دولت خرچ کرنے کا کوئی طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا اور کسی نے کچھ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار سے گزر رہا تھا کہ بزّاز کی دکان سے کپڑے پھاڑنے کی آواز آئی جو اُسے پسند آ گئی اور اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے روزانہ کپڑے کے تھان لا لا کر پھاڑا کرو۔ چنانچہ روزانہ اس نے کپڑوں کے تھان پھڑوانے شروع کر دیئے اور صبح سے شام تک اس کا یہی شغل رہتا کہ لوگ بیٹھے تھان پھاڑ رہے ہیں اور وہ چِر چِر کی آواز سُنکر خوش ہو رہا ہے۔ اب خرچ کرنے کو تو اس نے بھی اپنا روپیہ خرچ کیا مگر یہ کیسا نامعقول خرچ تھا۔ اِسی طرح تو اگر کسی کے پاس کروڑوں روپیہ بھی ہو تو وہ سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے۔ قرآن کریم نے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (فجر ع) میں کفّار کو اُن کے اِس نقص کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں اپنے باپ دادا سے مال ملا۔ مگر بجائے اِس کے کہ تم اُسے ترقی دیتے تم نے اس دولت کو اپنے ذاتی عیش و آرام کے لئے تباہ کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے تمہاری عملی قوتیں بیکار ہو گئیں اور تم تنزل اور انحطاط کا شکار ہو گئے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ روپیہ کمانا آسان ہوتا ہے مگر اُسے خرچ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور حقیقتاً یہ بالکل درست ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو روپیہ کماتے ہیں لیکن چونکہ انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اس لئے وہ ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں اور بہت ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں روپیہ خرچ کرنا آتا ہے اس لئے وہ تھوڑے روپیہ میں بھی آسانی سے اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔

بہرحال اسلام نے عباد الرحمٰن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں زمین پر غلبہ عطا فرماتا ہے تو وہ خزائن الارض کی تقسیم میں کسی قسم کے اسراف یا بُخل سے کام نہیں لیتے۔ یعنی نہ تو قومی روپیہ کو اس طرح غلق میں بند کر کے رکھتے ہیں کہ قومی و ملکی ترقیات میں روک واقعہ ہو جائے اور نہ اسراف سے کام لیتے ہیں کہ عوام کو شکایت کا موقع پیدا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں ایسا ہی نمونہ دکھایا۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بھی بنایا اور لاکھوں روپیہ کے اموال آپؐ کے قبضہ میں آئے۔ مگر آپؐ نے کبھی اُن کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی جگہ بُخل سے کام لے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کیا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

آخری تاریخ

مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹس موصول ہونے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ ہے؟ ناظمین اطفال و قائدینِ مجالس سے اس کی پابندی کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

(محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ڈی)

فضلِ عمر ہسپتال میں قریباً ایک ماہ زیرِ علاج رہ کر خاکسار اب واپس گھر آ گیا ہے۔ حیّ و قیوم اور شافی خدا کا احسان ہے کہ میری صحت اَب بہت بہتر ہے کمزوری باقی ہے۔ جو روز بروز دُور ہو رہی ہے۔

اپنی بیماری کے دوران مَیں نے بزرگوں کی بے لوث شفقت اور عزیزو اقارب و احباب کی محبت کے جو پاک اثرات لئے ہیں ان کا نقش بہت گہرا ہے۔ زندگی کے دیگر تجربات کی طرح بیماری کا حادثہ بھی ایک مفید تجربہ ہے جو انسان کی ذہنی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اگر خدا نے توفیق دی تو خاکسار اپنی بیماری اور ہسپتال کے ماحول اور اپنے ذہن کی بیم و رجاء کی کیفیات اور بزرگوں اور معالجین کی شفقت و ہمدردی کا تذکرہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ "الفضل" کی وساطت سے احباب کی خدمت میں پیش کرے گا۔ فی الحال مَیں تمام عیادت اور دعا کرنے والوں کی خدمت میں سلام اور دعا کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اِن میں سرِفہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور مادرِ مہربان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا اور بعض ایسے غریب و نادار محلہ دار ہیں جن کی انسان دوستی اور خلقِ عظیم کی ٹھنڈک ہوا اب بھی میرے دل میں اہتزاز کی کیفیت پیدا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حسناتِ دارین سے نوازے، ضعف و کمزوری و بیماری کو ان سے دُور رکھے اور ان کے دل اور گھر خوشیوں سے بھر دے۔ اللّٰھم آمین۔

نصابی کورس کا اجراء

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے ہر محلہ میں یکم مارچ تا ۲۵ مارچ نصابی کلاس جاری کی ہے جس میں اطفال کو امتحاناتِ سالانہ کے پیشِ نظر سکول کا کورس (نصاب) پڑھایا جا رہا ہے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو اس مجوزہ کلاس میں روزانہ شامل ہونے کی تاکید کریں تا ان کی کمی پوری کروائی جا سکے اور آپ کے بچّے امتحانوں میں کامیاب ہو سکیں۔

(محمد اعظم ملک ناظم اطفال ربوہ)

سترہ آیات حفظ کرنیکی ایک برکت

مکرم بشارت احمد صاحب بٹ سٹینو گرافر لاہور سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

"آپ کے حکم پر لبّیک کہتے ہوئے خاکسار نے سترہ آیات چند ہی دنوں میں یاد کر لی ہیں مگر اس سے میرے دل میں یہ تحریک ہوئی کہ جب مَیں سترہ آیات یاد کر سکتا ہوں تو کیوں نہ مَیں قرآنِ پاک ہی حفظ کر لوں اس طرح خاکسار گیارھویں رکوع پر پہنچ گیا ہے۔ میرے دل میں حفظِ قرآنِ مجید کے لئے انتہائی جوش ہے اور میری عمر اس وقت اکتیس ۳۱ سال ہے۔ میرے لئے دعا فرمائیں۔"

یہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک بابت حفظ سترہ آیات کا ایک بہتر پھل ہے کہ سارے قرآنِ کریم کے حفظ کرنے کے لئے توجہ ہو گئی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴